

4- زکوٰۃ

(فرضیت، اہمیت اور مصارف)

فرضیت

زکوٰۃ کے لفظی معنی یہ پاک ہونا، نشوونما پانا اور بڑھنا یہ مالی عبادت دین اسلام کا ایک رکن ہے۔ جو ایک صاحبِ نصاب مسلمان پر اپنے مال میں سے ایک خاص شرح کے مطابق فرض ہے۔ زکوٰۃ ادا کرنے سے مال میں برکت پیدا ہوتی ہے اور آخرت میں اجر و ثواب ملتا ہے۔ زکوٰۃ ادا نہ کرنا بہت برا آگنا ہے۔ قرآن کریم میں اکثر مقامات پر نماز اور زکوٰۃ کی فرضیت کا ذکر ایک ساتھ کیا گیا ہے۔ چنانچہ قرآن کریم میں ”**أَقِيمُوا الصَّلَاةَ وَ اتُوْلَا الزَّكُوٰۃَ**“، نماز قائم کرو اور زکوٰۃ دیتے رہو، کامک بار بار دہرایا گیا ہے۔

اہمیت

زکوٰۃ کی اہمیت اس واقعہ سے بھی ظاہر ہوتی ہے کہ جب ایک مرتبہ ایک گروہ نے بارگاہِ نبوت میں حاضر ہو کر اسلام کی تعلیمات دریافت کیں، تو آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے اعمال میں سب سے پہلے نماز اور پھر زکوٰۃ کا ذکر فرمایا۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی رحلت کے بعد جب بعض لوگوں نے زکوٰۃ ادا کرنے سے انکار کیا تو حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے ان کے خلاف جہاد کیا۔ زکوٰۃ ادا نہ کرنے والوں کے خلاف قرآن نے سخت وعید سنائی ہے جس کا اندازہ قرآن مجید کی ان آیات سے لگایا جاسکتا ہے۔ ”جو لوگ سونا چاندی سینت سینت کر (جمع کر کے خزانہ بنائیں) رکھتے ہیں اور اسے اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ نہیں کرتے، انھیں در دن اک عذاب کی خبر سنادیجیے۔ اس (قیامت کے) دن اس (سونے چاندی) کو جہنم کی آگ میں تپایا جائے گا۔ پھر اس کے ساتھ ان کے چہرے، ان کے پہلو اور ان کی پشتیں داغی جائیں گی۔ (اور کہا جائے گا) یہ ہے وہ خزانہ جو تم اپنے لیے جمع کر کے لائے ہو۔ اب اس کا مزہ چکھو جو تم جمع کرتے رہے تھے۔

(التوبہ: 34-35)

زکوٰۃ سماجی فلاح و بہبود کا بہترین ذریعہ ہے۔ زکوٰۃ کے ذریعے معاشرے کے محروم اور مفلس لوگوں کی کفالت ہو جاتی ہے اور اس طرح معاشرے میں نفرت و انتقام کی بجائے ہمدردی و احترام اور باہمی محبت کے جذبات کو فروغ حاصل ہوتا ہے۔ زکوٰۃ دینے والے کے دل سے مال کی محبت مت جاتی ہے اور اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے کا جذبہ غالب آ جاتا ہے۔ غریبوں سے ہمدردی پیدا ہو جاتی ہے اور دولت کے گردش میں آنے سے معاشرے کے افراد کی مالی حالت بہتر ہو جاتی ہے۔

مصارف

قرآن حکیم نے زکوٰۃ کے آٹھ مصارف بیان کیے ہیں:-

إِنَّمَا الصَّدَقَاتُ لِلْفُقَرَاءِ وَالْمَسْكِينِ وَالْعَلَمِينَ عَلَيْهَا وَالْمُؤْلَفَةُ قُلُوْبُهُمْ وَفِي الرِّقَابِ وَالْغُرَمِينَ وَفِي سَبِيلِ اللَّهِ وَابْنِ السَّبِيلِ طَفْرِ يَصَادَهُ مِنَ اللَّهِ طَوَّافُ اللَّهِ عَلِيهِمْ حَكِيمٌ (التوبہ: 60)

”زکوٰۃ تو غریبوں، مسکینوں، زکوٰۃ کے مکھے میں کام کرنے والوں اور ان لوگوں کے لیے ہے جن کے دلوں کو اسلام کی طرف جوڑنا ہے

اور گردن چھڑانے میں (غلاموں کو آزاد کرنا) جوتا و ان بھریں (قرض دار) اور اللہ کی راہ میں اور مسافروں کے سلسلے میں۔ یہ اللہ کی طرف سے
ٹھہرایا ہوا ہے اور اللہ جانے والا حکمت والا ہے۔“
اس آیت کی روشنی میں زکوٰۃ کے آٹھ مصارف یہ ہیں:

مساکین	-2	فقیراء	-1
عالیمین (زکوٰۃ کے ملکے کے ملازمین)	-4	تالیف قلب	-3
غارمین (قرض دار)	-6	رتاب	-5
ابن اُسَبِيل (مسافر)	-8	نی سبیل اللہ	-7

زکوٰۃ دیتے وقت پہلے اپنے قربی رشتہ داروں کا خیال رکھا جائے۔ باہر کے لوگوں کو بعد میں دی جائے۔ اسی طرح جو لوگ خود بڑھ کر
سوال نہیں کرتے غربت کے باوجود خود دار اور غیر مند ہوتے ہیں انھیں تلاش کر کے زکوٰۃ و صدقات دیجے جائیں۔

مشق

- 1 زکوٰۃ کا مفہوم اور اس کی فرضیت بیان کیجئے۔
- 2 زکوٰۃ کی اہمیت پر ایک نوٹ لکھئے۔
- 3 قرآنی تعلیمات کی روشنی میں زکوٰۃ کے مصارف بیان کیجئے۔
- 4 زکوٰۃ ادا نہ کرنے والوں کو قرآن نے کیا وعدہ سنائی ہے؟